جناب پروفیسر لطف الرحمن فاروقی صاحب

ظہور آدم سے ظہور اسلام تک عرب، جنوبی ایشیاء روابط میں تسلسل

مشہور مؤرخ محمد قاسم فرشتہ کی رائے یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے ظہور اسلام تک جنوبی ایشیاء کے ساتھ عربوں کے تعلق میں ایک تسلسل قائم رہا ہے۔ یہ تعلق مذہبی، تجارتی، معاشی اور جنگی بھی تھا۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں: "جزیرہ سراندیپ کے باشندوں کا خیال ہے کہ ہندوستان کے باشندے حضرت آدمؑ کے زمانے سے کشتیوں کے ذریعے سے مکہ معظمہ اور عرب کے دوسرے شہروں میں جاتے تھے۔ ظہور اسلام سے پہلے ہندوستان کے برہمن خانہ کعبہ کی زیارت اور بتوں کی پوجا کےلئے مکہ معظمہ جایا کرتے تھے۔ اور کعبہ کو بہترین معبد سمجھتے تھے" (۱)۔ دراصل اسلام سے قبل برصغیر کے لوگوں اور عربوں میں بہت سی چیزیں مشترک تھیں۔ دونوں قومیں بت پرست تھیں۔ دونوں پتھر، لکڑی اور مٹی کے بت تراش کر پوجتے تھے۔ اور دونوں علاقوں کے رہنے والے توہمات کے شکار تھے۔ اس سلسلے میں کتاب الہند میں البیرونی ایک دلچسپ بات لکھتے ہیں: ۵۳ھ کی گرمیوں میں جب صقلیہ یعنی سِسلی فتح ہوا تو وہاں جواہرات سے لدا ہوا ایک سونے کا بت ملا۔ چونکہ اس کو توڑ کر فروخت کرنے سے زیادہ قیمت نہیں مل سکتی تھی اس لئے اس کو اسکے قدر دان سندھ کے راجاؤں کے ہاتھ فروخت کرنے کیلئے جنوبی ایشیاء بھیج دیا گیا۔ (۲)۔

عہد رسالت میں عرب میں استعمال ہونے والے جنوبی ایشیاء کی اشیاء:- قدیم زمانے سے برصغیر جنوبی ایشیاء کے ساتھ عربوں کے تعلقات و مراسم کا دائرہ بہت وسیع تھا جس میں تجارت کو خاص اہمیت حاصل تھی۔ چنانچہ یہاں کے مختلف علاقوں کی مندرجہ ذیل اشیاء عرب کے بازاروں میں فروخت ہوتی تھیں اور یہ چیزیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ بھی عام استعمال میں لاتے تھے۔ (۱) ہندی تلوار (۲) ہندی نیزے (۳) مشک (۴) عود (۵) کافور (۶) زنجبیل (۷) قرنفل (۸) فلفل (مرچ) (۹) ساج (ساگودان) (۱۰) قسط (کٹھ) (۱۱) داز (تاڑی) (۱۲) سندھی مرغی (۱۳) سندھی کپڑے (۱۴) لنگی اور چادر (۱۵) کرتہ (۱۶) ناریل (۱۷) لونگ (۱۸) صندل (۱۹) بید (۲۰) بانس (۲۱) چاول (۲۲) گیہوں (۲۳) عطر (۲۴) سنل وغیرہ۔

عرب کی تجارتی منڈیاں:- عرب کی جن منڈیوں میں برصغیر جنوبی ایشیاء کی مندرجہ بالا چیزیں فروخت ہوتی تھیں وہ اس دور کی مشہور منڈیاں تھیں، مثلاً ابلا، ظفار، صحار، عدن، جار، دومتہ، الجندل، عکاظ یمن، صنعاء، عمدان، نجران اور مارب وغیرہ۔

ابلہ :- تجارتی اعتبار سے ابلہ عرب کا مشہور مرکزی مقام تھا ۔ یہاں جنوبی ایشیاء اور چین وغیرہ سے آنے والے جہازوں کی بندرگاہ تھی ۔ قاضی اطہر مبارک پوری لکھتے ہیں کہ جب ۱۴ھ میں عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے ابلہ فتح کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حسب ذیل الفاظ میں اس کی مرکزیت کے بارے میں لکھتے ہیں :- " اما بعد فان اللّٰه وله الحمد فتح علينا الابلة وهى مرق سفن البحر من عمان ، والبحرين وفارس والهند والصين ۔" اللہ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں ابلہ کی فتح سے نوازا یہ وہ مقام ہے جو عمان ، بحرین ، فارس ، ہند اور چین سے آنے والے جہازوں کی بندرگاہ ہے ۔

صحار اور ظفار :- صحار اور ظفار کو بھی سمندری تجارت کے مراکز کی حیثیت حاصل تھی ، جہاں برصغیر کے تاجروں کی آمدورفت رہتی تھی ۔ اس ضمن میں قاضی اطہر مبارک پوری فجرالاسلام کے الفاظ یوں نقل کرتے ہیں ۔ " وفى شرق حضر موت ظفار وهى من قديم مصدر للتوابل والطيب ونجور المعابد والابزال الى اليوم يرسل الى الهند "حضرموت کے مشرق میں ظفار قدیم دور سے گرم مسالوں اور خوشبوؤں عبادت گاہوں کے نجوت کی منڈی ہے اب بھی یہاں سے ہندوستان مال بھیجا جاتا ہے ۔

عدن :- عدن میں عنبر ، عود اور مشک عام دستیاب ہے اور سندھ ، ہندوستان ، چین ، رنج ، حبشہ ، فارس بصرہ ، جدہ اور بحرقلزم سے آیا ہوا مال اور سامان وہاں ہر وقت مل سکتا ہے ۔

یمن :- قدیم زمانہ میں یمن کو برصغیر جنوبی ایشیاء کے تجارتی مال کی بہت بڑی منڈی قرار دیا جاتا ہے ۔ اس سلسلے میں فجرالاسلام کے الفاظ یہ ہیں : " وكانت التجارة قديما فى يداليمنين وكانوا لهم العنصر الظاهر فيها فعلى يدهم كانت تنقل غلات حضر موت وظغار ووازدات الهند الى الشام و مصر " پرانے زمانے میں سلسلہ تجارت اہل یمن کے ہاتھ میں تھا اور انہی لوگوں کو تجارت میں غالب عنصر سمجھا جاتا ہے ۔ ان کی وساطت سے حضر موت اور ظفار کے مال اور ہندوستان کی چیزیں شام اور مصر جاتی تھیں ۔

مکہ :- مکہ مکرمہ بھی تجارت کا بہت بڑا مرکز تھا اور مختلف ملکوں کے تجارتی قافلے اس شہر میں آتے ، اپنا مال فروخت کرتے ، چند روز وہاں مقیم رہتے اور پھر اگلے سفر پر روانہ ہوجاتے تھے ۔ یہ تجارتی قافلے برصغیر کی مصنوعات بھی فروخت کرتے تھے ۔ ایک مصری مورخ لکھتا ہے !

" كانت مكة محطا لا صحاب القوافل الاتية من جنوب العرب تحمل بصنائع الهند واليمن الى الشام و مصر ينزلون بها ويسقون من بئرشهيرة بهاتسمى بئرزم زم وياخذون منها حاجتهم من الماء " جنوبی عرب سے آنے والے تجارتی قافلوں کی ایک منزل مکہ

مکرمہ تھا ۔ یہ قافلے ہندوستان اور یمن کا تجارتی سامان شام اور مصر کو لے جاتے تھے ۔ ابتدائے سفر میں یہ لوگ مکہ مکرمہ میں قیام کرتے اور وہاں کے مشہور کنوئیں زمزم سے سیراب ہوتے اور اگلے سفر کے لیے بقدر ضرورت زم زم کا پانی ساتھ لے جاتے تھے ۔

مدینہ منورہ :- عرب کے مغربی علاقہ میں بحراحمر کی مشہور قدیم بندرگاہ جار بھی بہت بڑی تجارتی منڈی تھی ، یہاں پر مصر اور حبشہ کی طرح بحرین اور مشرق بعید ، چین تک سے تجارتی جہاز آتے تھے جار چونکہ مدینہ منورہ کی قدیم بندرگاہ تھی ، اس لئے یہاں کا مال مدینہ اور اطراف کی بستیوں میں کثرت سے فروخت ہوتا تھا ۔ خاص شہر مدینہ کے علاوہ اطراف وجوانب میں مالدار یہودیوں کی آبادیاں تھیں اور وہاں بھی بازار لگتے تھے اس لئے جار کی بندرگاہ پر بھی جنوبی ایشیاء کا سامان تجارت بکثرت آتا تھا ۔ صحابہ کرام جب ہجرت کرکے مدینہ آئے تو ان میں سے اکثر حضرات نے تجارت کرکے ترقی کی ۔ جاہلی دور کے خاص خاص بازاروں میں عمان کے سوق صحار اور سوق دبا بہت مشہور تھے ۔ جن میں سندھ ، جنوبی ایشیاء کے دیگر ممالک چین اور مشرق ومغرب کے تاجر اپنا اپنا مال لےکر آتے تھے ۔

عرب کے بڑے بڑے موسمی بازار :- مذکورہ بالا منڈیوں اور بندرگاہوں کے علاوہ اندرون عرب میں خاص خاص موسموں میں کچھ بازار لگتے تھے یہاں برصغیر کا مال بکثرت فروخت ہوتا تھا ۔ علامہ ابوعلی مرزوقی کے حوالے سے قاضی اطہر مبارکپوری لکھتے ہیں : " عرب میں کل تیرہ بڑے بازار لگتے تھے جنکے نام ترتیب وار یہ ہیں ۔ (۱) دومۃ الجندل (۲) صحار (۳) دبا (۴) شحر (۵) رابیہ حضرموت (۶) ذوالمجاز (۷) نطاۃ خیبر (۸) مشقر (۹) منیٰ (۱۰) حجر (۱۱) عطاظ (۱۲) عدن (۱۳) صنعاء

دومۃ الجندل :- دومۃ الجندل کا بازار اپنے محل وقوع کے اعتبار سے بڑی اہمیت رکھتا تھا ۔ یہ بازار (عیدالفطر) ربیع الاول کا چاند نظر آنے سے شروع ہوکر نصف ماہ تک پورے زور وشور سے لگا رہتا تھا بعض دفعہ آخر مہینہ تک چلاجاتا تھا ۔

مشقر :- مشقر مقام ہجر (بحرین) میں واقع ہے ۔ دومۃ الجندل سے تاجر اور خریدار اٹھ کر یہاں آتے تھے ، یہ بازار پہلی جمادی الاخری سے آخر مہینہ تک لگتا تھا ۔ اس بازار میں اہل فارس خشکی کے راستے بڑی کثرت سے آتے تھے اور ان کی تجارت خوب چلتی تھی ۔

صحار :- صحار کا بازار پہلی رجب سے ۲۰ رجب تک لگتا تھا اور مشقر کی ساری رونق یہاں سمٹ آتی تھی جو لوگ کسی وجہ سے پہلے دونوں بازاروں مین شریک نہیں ہوسکتے تھے وہ سوق صحار میں شریک ہوجاتے تھے ۔

دبا :- دبا (دبیّ) کا بازار صحار کے بعد لگتا تھا ، یہ مقام جنوبی ایشیاء کے تجارتی جہازوں کیلئے بہت بڑی بندرگاہ

تھا۔ جنوبی ایشیاء اور چین کے تاجر یہاں جمع ہوتے تھے۔ اس کے بارے میں ابوعلی مرزوقی لکھتے ہیں:

"وكانت احدى فرض الهند مجتمع بها تجار الهند والسند والصين واهل المشرق والمغرب" دبا ہندوستان کی بندرگاہ تھی جہاں ہندوستان، سندھ اور چین بلکہ مشرق مغرب کے تاجر جمع ہوا کرتے تھے۔ اس بازار کی ابتداء رجب کے آخری دن ہوتی تھی۔

شحر مہرہ :- شحر مہرہ کا بازار اس پہاڑی کے درمیان لگتا تھا جس پر حضرت ہود علیہ السلام کی قبر ہے۔ یہاں سوق دبا کے بری اور بحری تاجر اٹھ کر آتے تھے۔ اس کا وقت نصف شعبان تھا۔

عدان :- سوق عدن پہلی رمضان سے ۲۰ تک رہتا تھا۔ شحر مہرہ سے تاجر وخریدار اٹھ کر یہاں آتے تھے بحری تاجروں میں وہی لوگ یہاں آتے تھے جن کا تمام مال پہلے بازاروں میں فروخت نہیں ہوتا تھا وہ یہاں آکر باقی مال فروخت کرتے تھے۔ اس طرح خریداروں میں بھی وہی لوگ زیادہ ہوتے تھے جو دوسرے بازاروں میں نہیں پہنچ سکتے تھے اس بازار کے حسن انتظام کی دھوم ہندوستانی تاجروں میں اس قدر تھی کہ پورے برصغیر میں اس کا چرچا تھا اس سلسلے میں علامہ ابوعلی لکھتے ہیں:

"حتى ان تجار البحر لترجع بالطيب المعمولى تفخر به فى السند والهند وترتحل بل تجار برّ الى فارس" بحری تاجر یہاں کے حسن کارکردگی کا فخریہ تذکرہ سندھ اور ہندوستان میں کرتے تھے اور بری تاجر اسے پورے فارس میں جاکر بیان کرتے تھے۔

صنعاء :- عدن کے بعد صنعاء کا بازار نصف رمضان سے شروع ہوکر آخر تک رہتا تھا۔ یہاں کپڑے، لوہے، روئی، زعفران اور مختلف رنگوں کی تجارت خوب ہوتی تھی۔

رابیہ :- پھر صنعاء کا یہ بازار ختم ہوکر سوق رابیہ اور سوق عکاظ میں منقسم ہوجاتا تھا۔ یہ دونوں بازار ایک ہی وقت میں نصف ذی قعدہ میں لگتے تھے۔ سوق رابیہ بے توجہی کا شکار ہوجاتا تھا۔

عکاظ :- عکاظ کا بازار نجد کے بالائی علاقہ عرفات کے قریب لگتا تھا۔ یہ پورے عرب کا سب سے بڑا بازار تھا۔ نصف ذی قعدہ سے غرہ ذوالحجہ تک رہتا تھا یہاں نہایت عمدہ اور نایاب سامان فروخت ہوتا تھا۔

ذوالمجاز :- ذوالحجہ کا چاند دیکھتے ہی عکاظ کا بازار ٹوٹ کر ذوالمجاز میں منتقل ہوجاتا تھا اور یہاں کے تمام تاجر وہاں پہنچ کر خرید وفروخت میں مشغول ہوجاتے، یہ مقام عکاظ سے قریب ہے، ذوالمجاز میں لوگ یوم ترویہ تک مقیم رہتے تھے، عرب کے حجاز اور دوسرے بازاروں میں شریک نہ ہونے والے افراد عام طور پر سوق ذوالمجاز میں شریک ہوتے تھے۔ ان بازاروں کے علاوہ سوق نطاۃ خیبر اور سوق جرعامہ میں بھی خوب خرید وفروخت ہوتی تھی۔

مالدیب کی رسیاں اور کوڑیاں بین الاقوامی منڈی :- مالدیپ میں بنی ہوئی ناریل کے تار کی رسی اور کوڑیوں کے بین الاقوامی منڈی میں فروخت ہونے کے بارے میں ابن بطوطہ لکھتے ہیں :
" رسیاں جہازوں کے واسطے بنائی جاتی ہیں اور یمن اور ہند اور چین میں بیچنے کے لئے لے جاتے ہیں ۔ یہ رسی بھنگ کی رسی سے زیادہ مضبوط ہوتی ہے ۔ ہندوستان اور یمن میں جہازوں کی لکڑیاں ان رسیوں سے جوڑتے ہیں اور لوہے کی میخیں استعمال نہیں کرتے کیونکہ لوہے کی میخیں پتھر کے ٹکرانے سے ٹوٹ جاتی ہیں لیکن اگر ان رسیوں سے تختے جڑے ہوئے ہوں تو خواہ کیسی ہی چوٹ پہنچے جہاز کو نقصان نہیں پہنچ سکتا " ۔ کوڑیوں کے بارے میں لکھتے ہیں " بنگلہ کے ملک میں بھی کوڑیوں کا چلن ہے ۔ اہل یمن بھی کوڑیاں خریدتے ہیں اور بجائے ریت کے اپنے جہازوں میں بچھا لیتے ہیں ۔ سو ان میں بھی کوڑیوں کا چلن ہے ۔ اور مالی اور جوجو کے ملک میں ایک طلائی دینار کے عوض گیارہ سو پچاس کوڑیاں بکتی ہیں " ۔ (۷)
سیاسی روابط :- قدیم زمانہ میں ایران کو ایک مضبوط اور مستحکم طاقت کی حیثیت حاصل تھی ، عرب کے چند علاقوں پر بھی اسکا قبضہ تھا ۔ دوسری طرف بلوچستان اور سندھ پر اکثر اس کا قبضہ رہا ، جس کا نتیجہ یہ تھا کہ بہت سے جنوبی ایشیائی باشندے ایران کی فوج میں شامل ہوگئے ۔ انہوں نے عرب کے ان علاقوں میں سکونت اختیار کرلی تھی جو ایرانیوں کے زیر اثر تھے ۔ خاص طور پر یمن کے علاقہ میں ان کی کثرت وشوکت مسلم تھی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایام طفولیت میں جب شاہ حبشہ ابرھہ کے بیٹے مسروق بن ابرھہ نے یمن پر حملہ کرکے سیف بن ذی یزن کو بے دخل کردیا اور اس نے کسریٰ نوشیروان کے یہاں جاکر اس کا تذکرہ کیا تو اس نے دریافت کیا : " ای الاغیریة الحبشة ام السند ؟ "
کن غیر ملکیوں نے یمن پر قبضہ کیا ہے ؟ حبشوں نے یا سندھیوں نے ؟ اس سوال سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس وقت یمن میں سندھیوں کی آبادی بہت زیادہ تھی اور ان کی شان وشوکت مسلم تھی ۔ اس طرح عرب کے مختلف مقامات میں برصغیر جنوبی ایشیاء کے متعدد گروہ آباد ہوگئے تھے ۔ اور یہ گروہ وہاں مختلف خدمات انجام دیتے تھے ۔

حواشی

(۱) فرشتہ ، محمد قاسم ، تاریخ فرشتہ ، جلد سوم ، اردو ترجمہ عبدالحق خواجہ ایم اے لاہور ، بک سٹال ۱۹۹۱ء ص : ۵۷۹

(۲) البیرونی ، کتاب الهند ، اردو ترجمہ سید اصغر علی ، لاہور ۔ الفیصل ناشر وتاجران کتب ، باراول اکتوبر ۹۶ء ص ۱۵۲

(۳) قاضی اطہر مبارکپوری ، مولفہ ، عرب وہند رسالت میں ، کراچی ، مکتبہ عارفین ، اپریل ۱۹۷۵ء ، ص : ۳۰

(۴) قاضی اطہر مبارکپوری ، ایضاً ، ص ۳۰ (۵) قاضی اطہر مبارکپوری ، ایضاً ، ص ۳۰ (۶) قاضی اطہر مبارکپوری ، ایضاً ، ص ۳۰ (۷) قاضی اطہر مبارکپوری ، ایضاً ، ص ۳۰ ۔